سوال

یذلٹکا ـ 09ـ حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ـ شخص لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے لکھ کر لٹکانے کے لیے یہ شعر سکھاتا ہے : لی خمسۃ اُطفی بہا حرالوبی ، الحاطمۃ وا لمصطفی وا لمجتبی والفاطمۃ وأبنا (سائل محمد یونس ومحمد گل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہاں دو بحثیں ہیں :

بحث : اس شعر کے ابطال میں ۔

دوسری بحث : تعویذ کے لٹکانے میں :

پہلی بحث :

اللہ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں : یہ بیت کئی وجوہ سے باطل ہیں :

پہلی وجہ : اس کا قائل معلوم نہیں اور ایسا بیت باطل ہے ۔

دوسری وجہ : بیت کا کوئی معنی نہیں کیونکہ اس میں لفظ حاطمہ کا کوئی معنی نہیں ۔

تیسری وجہ : یہ شعر کافر شیعوں نے گھڑا ہے وہ عام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بغض رکھتے ہین اور مذکورہ پانچ کی محبت کے دعویدار ہیں لیکن وہ ان کے بھی دشمن ہیں ۔

چوتھی وجہ ''حرالوبی'' مراد دفع امراض ہے جیسے کہ سوال میں مذکور ہے تو یہ شرکی وسیلہ ہے اور یہ شخص ضال یا مضل بلکہ شرک ہے کیونکہ وہ لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے نبی ﷺ سے جو صحیح ثابت ہے نہیں سکھاتا ، اور ایک بدعی چیز گھڑ کر مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہا ہے ، شرکی اور بدعی کلمات میں

''حرالوبی'' سے مراد اپنی حرارت کلی کو ان کی محبت سے دفع کرنا ہے تو یہ دور کی تاویل ہے ، جو اس شخص کے عمل کے مخالف ہے اور پھر یہ عام صحابہ کو چھوڑ کر صرف ان پانچ کی تخصیص کیوں کرتا ہے ؟ ۔

ان وجوہات کی بناء پر یہ شعر بھی باطل ہے اور اس کا بیمار کے گلے میں لٹکانا بھی باطل ہے ۔

ـ(48/1)

دوسری بحث : تعویذ دو قسم کے ہیں :

اگر پہلی قسم : ایسا دم لکھا گیا ہے جس کا کوئی معنی نہیں یا لکیریں ہیں جس سے مراد سمجھ میں نہیں آتی یا اس میں شرک کے کلمات ہوں یا ان میں غیر اللہ سے فریاد رسی کی گئی ہو جیسے سلیمان ، فرعون ، شداد ، بدوح ، جبرائیل ، میکائیل ، حسن ، حسین ، فاطمہ ، حیدر وغیرہ تو اس قسم کے تعاویز کی حرمت پر اتفاق ہے اور ا

م (774/2) میں عوف بن مالک اشجعی کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں :

کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یَّ رُقَاکُمْ لَابَأْسَ بِالرُّقَی مَالَمْ یَکُنْ فِیہِ شِرْکٌ»

تم کلمات دم میرے سامنے پیش کرو اور ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

مد (154/4) میں ام سلمہ ؓ سے روایت ہے ، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

قی ودعۃ فی عنق الصبی فاللہ عنہ بریء »

ں نے بچے کے گلے میں منکا لٹکایا تو اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے ۔''

ں : (28/2)

لیکن باوجود تلاش بسیار بروایت ام سلمہ ؓ مجھے مسند احمد میں یہ حدیث نہیں ملی ، اس کی نے ذکر کیا ہے جیسے کہ علامہ شیخ البانی کہتے ہیں

ن مسعود سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :

رقی والتمائم والتولة شرک»

یقیناً رقی، تمائم، تولہ شرک ہے۔ ابو داود رقم: (3883)، ابن ماجہ رقم: (353)، ابن حبان رقم: (1413)، احمد: (381/1)، حاکم: (217/4)۔

ت (585/1) ''یا صحیح'': (331)۔

ائم ''جمع ہے تمیمة کی جواصل میں منکول کو کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ مکان کے سامنے یا دروازے پر گھوڑے کا نعل لٹکانا اس طرح ڈرائیوروں کا اپنی گاڑیوں کے آگے یا پیچھے نعل کا لٹکانا یا ڈرائیور کے سامنے والے شیشے پر نیلا منکا لٹکانا جن سے ان کے خیال میں نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے اسی حکم میں ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی شخص کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو فرمایا: کیوں ڈال رکھا ہے؟

نے کہا، کلائی کی تکلیف کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا:

فانہا لا تزیدک الا وہنا»

ے اتار دے اس سے تیری تکلیف مزید بڑھتی ہے۔''

م: (3531)، احمد: (445/4)۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

من تعلق تمیمة فلا أتم اللہ لہ ومن تعلق ودعة فلا ودع اللہ لہ»

''جو منکا لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے، اور جو منکا لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے''۔ (احمد: 154/4)

حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کا دھاگہ بندھا دیکھا تو اسے کاٹ ڈالا اور یہ آیت پڑھی:

ی أکثرہم باللہِ إلّا وَہم مُشرِکون ...١٠٦... سورة یوسف

ن میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔''

ں (92)۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ''جس نے کس انسان سے تمیمہ کاٹ کر ہٹا دیا تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''، اسے وکیع نے روایت کیا ہے۔ (ابن ابی شیبہ۔ کتاب الطب۔ باب فی تعلیق التمائم: رقم (3524)۔

اسی لئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مجہول اسم سے دعا کرنا تو دور کی بات ہے اس کے ساتھ دم کرنا بھی کسی کے لیے جائز نہیں اگرچہ اس کا معنی سمجھتا ہو کیونکہ غیر عربی لفظ کے ساتھ دعا کرنی مکروہ ہے۔ رخصت تو صرف اس کے لیے ہے جسے عربی نہ آتی ہو۔ عجمی الفاظ کو شعار بنانا دین اسلام میں نہیں۔''

ئ

(1) ہو۔

(2) ہو۔

(3) ہے۔

قسم 2:

ایسا تعویذ جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو یا ایسی دعا لکھی ہو جو صحیح سند سے منقول ہو لٹکانے کے جواز و عدم جواز میں علماء کے دو قول ہیں:۔

پہلا قول: یہ صرف جائز ہے اور استحباب کے درجے میں نہیں وہ درج ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں:

1:

مات اللہ التامة من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وأن یحضرون، فانہا لن تضرہ»

لہ کے نام سے میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب، عقاب اس کے بندوں کے شر، اور شیاطین کے حاضر ہونے اور وسوسے ڈالنے سے پناہ پکڑتا ہوں۔ تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔''

(277)۔

م (264)، صحیح الطیب رقم: (48)۔ اسی طرح دیکھیں سنن ابی داود رقم: (3893)، حاکم: (1/548)، احمد: (2/181)، ابن السنی: (736۔745)، (2477)، (21771)۔

ر (1/211) 2 میں عطاء سے مروی ہے عورت کے گلے میں تعویذ یا تحریر تھی تو انہوں نے کہا اگر یہ چمڑے میں ہے تو اتار دے اور اگر چاندی کی ڈبیہ میں ہے تو کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتار، عبد اللہ کو کہا گیا آپ یہی کہتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔'' یہ مقطوع ہے جو حجت نہیں۔

3:

1 کَأَنَّہم یَومَ یَرَونَ ما یوعَدون ...٣٥... سورة الاحقاف

2 کَأَنَّہم یَومَ یَرَونَہا لَم یَلبَثوا ...٤٦... سورة النازعات

3 لَقَد کانَ فی قَصَصِہِم عِبرَةٌ لِأُولِی الأَلبٰبِ ...١١١... سورة یوسف

پھر اسے دھو کر عورت کو پلا دیا جائے اور اس کے پیٹ اور چہرے پر چھینٹے مارے جائیں) ۔

(619/6) عبد اللہ ابن احمد بن (1/64) رقم نمبر (28381) ۔

170/4 میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ نظر بد کے شکار شخص کے لیے قرآن کی آیتیں لکھ کر پلا دی جائیں ، مجاہد کہتے ہیں قرآن کے لکھنے اور دھو کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں سے ابھی منقول ابو قلابہ

عائشہؓ فرماتی ہیں :

«ابأس بتعليق التعويذ من القرآن قبل نزول البلاء و بعد نزول البلاء»

ن کا تعویذ میں اور بیماری سے پہلے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ۔ ''

(28413) البانی نے ''ضعیفہ'' میں اسے ضعیف کہا ہے ۔ رقم (4770) ۔

(27/8) میں ۔

پھر انہوں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کی ہے کہ وہ پانی دم کر کے مریض پر ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتی تھیں ۔

ہ

ء

ن (350/9 ۔351) میں : ''یحیی بن سعید القطان سے دم اور قرآنی تعویذ لٹکانے کا حکم پوچھا گیا تو انہوں کہتے کہ ان سعید حرج نہیں

ن کہتے '' یہ تو ہماری بات کی طرف لوٹتا ہے کہ نہ سمجھ میں آنے والے کلمات اور اہل جاہلیت کے دم جائز نہیں اور کتاب اللہ کے ساتھ دم جائز ہیں '' ۔ اسی طرح رد المختار :(232/5) ۔

دوسرا قول : تعویذ لٹکانا جائز نہیں ، قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت کسی دعا کا لٹکانا جائز نہیں ۔

دلائل یہ ہے :

دلیل : نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں ۔

دوسری دلیل : کیونکہ اس کے جواز سے معوذات وغیرہ کے ساتھ دم کرنے کی سنت معطل ہو جائے گی ۔

(11/1) میں ابن ابی شیبہ (29/8) ۔

مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بخار ہے آپ یہ آیت ''قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ '' میرے بازو پر باندھ دیں تو انہوں نے اسے مکروہ سمجھا) ۔

سمجھتے تھے

م : 48، السلسلة الصحيحة ، (585/1) رقم : 331)

ع

اور کراہت میرے نزدیک متعدد وجوہ سے راجح ہے ۔

1 ۔ : نہی عام ہے اور تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ۔

2 ۔ سد ذریعہ کیونکہ جو ایسا نہ ہو اس کا لٹکانا مناسب نہیں ۔

3 ۔ لٹکانے کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ لٹکانے والا بحالت قضائے حاجت واستنجاء وغیرہ ساتھ رکھ کر اس کی اہانت کا مرتکب ہو ۔ میری کوشش تو یہیں تک ہے تو جو یہ تمام قسم کے دم و تعویذ کا قائل ہو تو وہ نص و اجماع کا مخالف ہے اور جو سب کو شرک قرار دیتا ہے اگر یہ قرآن ہی کیوں نہ ہو تو وہ اپنے

(27/2) ۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [من تعلق شيئا وكل اليه]

جو کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے ۔ ''

ن (306/4)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب